

## انسانی دودھ کا ذخیرہ (Milk Bank)

(شریعت اور قانون کی نظر میں)

محمد عمیر \*

محمد خدیب \*\*

اقوم متحدہ کے عالمی ادارہ صحت کے اطباء نے متفقہ طور پر ماؤں کے دودھ سے بچوں کی پرورش کرنے اور مصنوعی دودھ سے حتی الامکان بچنے کی تلقین کی ہے اور تمام طبی اداروں کو اس کی پابندی کرانے پر زور دیا ہے۔ لہذا مغربی ممالک میں بعض رفاہی اداروں نے ناقص الخلقہ، کم وزن یا ماں کے دودھ کے متحمل نہ ہونے والے بچوں کی پرورش کے لیے دودھ دینے والی عورتوں سے دودھ کا چندہ اکٹھا کرنا شروع کر دیا تاکہ کم از کم پہلے چھ ماہ تک بچہ صرف عورت کے دودھ سے صحت مند پرورش پاسکے اور اگر دودھ وافر مقدار میں نہ مل سکے تو اسے خرید کر تازہ، فریز یا خشک حالت میں ضرورت مند بچوں کی پہنچ میں لایا جاسکے، جسے ”ملک بینک“ کا نام دیا گیا۔ چند ہی دہائیوں میں یہ ادارے مغربی ممالک کے بعد مشرقی ممالک میں اسپتالوں سے ملحقہ اور غیر ملحقہ تجارتی و فلاحی ادارے قائم ہونا شروع ہو گئے۔ اسلام نے ایسے بچوں کے لیے رضاعت کا باب کھلا رکھا ہے جن کی مائیں کسی بھی سبب سے اپنے بچوں کو دودھ نہ پلا سکتی ہوں۔ لیکن اسلام نے دودھ پینے والے بچے اور دودھ پلانے والی عورت کے درمیان حرمت میں ماں اور حقیقی بچے جیسا رشتہ قائم کیا ہے اور بعینہ نسب جیسی حرمت رشتہ رضاعت میں مقرر کی ہے۔ ملک بینک سے سینکڑوں نامعلوم عورتوں کا مخلوط دودھ پینے والے بچے کا ان عورتوں اور ان کی اولاد سے رشتہ رضاعت و حرمت قائم ہوگا یا نہیں؟ اگر ہوگا، تو ملک بینک سے استفادہ کرنے والا بچہ بڑا ہو کر اپنے ہی معاشرے سے اپنے لیے شریک حیات کیسے تلاش کر پائے گا؟

دودھ پینے کی تعداد میں اختلاف کے ساتھ فقہاء اس امر میں متفق ہیں کہ شیر خواری کی عمر میں کسی دوسری عورت کا دودھ پینے سے رضاعتی رشتہ قائم ہو جاتا ہے لیکن چھاتی سے لگا کر دودھ پلانے اور دودھ نکال کر پلانے میں اختلاف ہے۔ فقہاء کی ایک تعداد نے رشتہ رضاعت کے لیے چھاتی سے لگا کر دودھ پلانے کو ضروری قرار دیا ہے

\* سکالر لرنی ایچ۔ ڈی، شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف سرگودھا، سرگودھا، پاکستان۔

\*\* اسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور، بہاولنگر کیمپس، پاکستان۔

اور کہا ہے کہ دودھ نکال کر پلانے سے دونوں کے درمیان رشتہ رضاعت و حرمت قائم نہیں ہوگا، کیوں کہ ماں کی متنا ثابت نہیں ہوتی اور مجرد دودھ حرمت کے لیے ناکافی ہے کیوں کہ عمر رضاعت کے بعد یہی دودھ حرمت کا سبب نہیں ہوتا اور پھر ملک بینک کا دودھ سینکڑوں نامعلوم عورتوں کا ہوتا ہے جس میں عورت کی ذات اور دودھ کی مقدار اور رضاعت کی تعداد کے متعلق شک کا پہلو بھی نمایاں ہوتا ہے۔ اس موقف کو بعض فقہاء اور مفکرین سلف و عصر نے ترجیح دی ہے، جس کو بنیاد بناتے ہوئے اسلامی ممالک میں ملک بینک کے قیام اور اس سے استفادہ کی اجازت دی جاسکتی ہے۔ اس مقالہ میں فریقین کے دلائل کو تنقیدی نگاہ سے دیکھتے ہوئے حالات حاضرہ میں اسلام سے رہنمائی لینے کی کوشش کی جائے گی۔

### ملک بینک کی تعریف

ہی مراکز مخصصه لجمع الحليب من أمهات متبرعات او من امهات يعطين حليبهن  
مقابل ثمن معين، ومن ثم تباع هذه البنوت الحليب المجموع لأمهات للواتی يرغب فی  
ارضاعه لاطفالهن (۱)

جہاں مختلف ماؤں کا دودھ جمع کیا جاتا ہے ان مراکز کو ملک بینک کہتے ہیں۔ وہ ماؤں یا تو فقط اجرو ثواب کے حصول کی نیت سے اپنا دودھ عطیہ کریں یا پھر مقررہ قیمت کے عوض میں اپنا دودھ دینے پر رضا مند ہوں، پھر یہ بینک وہ جمع شدہ دودھ ان ماؤں کو فروخت کریں جو اپنے بچوں کو دودھ پلوانے کا ارادہ رکھتی ہوں۔

Human milk Bank- A donor milk bank is a service established to screen donors, collect, process, store and distribute donated human milk which is used to meet the needs of vulnerable infants in the community or in hospital settings. (2)

### ملک بینک کے وجود میں آنے کے اسباب

ماں کے دودھ میں اللہ تعالیٰ نے ایسے فوائد رکھ دیے ہیں کہ جو کسی بھی مصنوعی دودھ سے حاصل نہیں ہوتے، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے بچے کے لیے ماں کا دودھ فرض قرار دیا ہے اور اطباء نے خاص طور پر اس کی تاکید کی ہے کیونکہ یہ زچہ و بچہ ہر دو کے لیے نہایت مفید ہے، لیکن بعض عورتیں اپنے بچوں کو کسی نہ کسی عذر کے باعث دودھ پانے سے قاصر ہوتی ہیں۔ مثلاً ماں ملازم پیشہ ہو یا وفات پاگئی ہو۔ بچے عمومی تعداد سے ہٹ کر زائد پیدا ہوئے ہوں۔ گرے پڑے بچے ملے ہوں اور حکومتی تحویل میں ہوں۔ بچہ ماں کے دودھ بارے حساسیت کا شکار ہو۔ بچہ کا وزن کم ہو یا وقت سے پہلے پیدا ہوا ہو اور طبعی رضاعت کا حامل نہ ہو۔ ماں کو ایسی مرض لاحق ہو کہ وہ مرض بذریعہ

دودھ بچے میں منتقل ہونے کا خدشہ ہو۔ ماں ایسی ادویات استعمال کرتی ہو جس کے اثرات دودھ کے ذریعے بچے میں منتقل ہو سکتے ہوں۔ بچے کو ماں کے دودھ کی مقدار کفایت نہ کرتی ہو یا ماں کا دودھ کھلی طور پر خشک ہو۔ (۳) تو ایسی صورت میں بچے کو انسانی دودھ کے فوائد سے محروم نہ رکھنے کے لیے اور مصنوعی دودھ (یعنی ڈبہ کے دودھ) اور جانوروں کے دودھ کے نقصانات سے بچانے کے لئے ملک بینک کی طرف نظر اٹھتی ہے اور ایسی صورت حال میں دودھ کے یہ مراکز بڑی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔

### ملک بینک کی تاریخ

اللہ تعالیٰ نے ماں پر فطری ڈیوٹی عائد کی ہے کہ وہ اپنے بچے کو اپنا دودھ پلائے۔ اگر وہ خود اپنا دودھ پلانے سے قاصر ہو یا پلانا نہ چاہتی ہو تو متبادل ماں کا بندوبست کیا جاتا تھا۔ جو نومولود کو دودھ پلاتی تھی، یہ سلسلہ جاری و ساری تھا، لیکن مغربی انقلاب کے بعد عورتیں مردوں کے شانہ بشانہ کھڑی ہونے لگیں تو دوران ڈیوٹی دن بھر اپنے بچے کو دودھ پلانا ممکن نہ رہا اور متبادل کے طور پر دوسری عورتیں بطور رضاعی مائیں ملنا مفقود ہو گئیں تو گائے، بھینس، بکری اور اونٹ کے دودھ کو متبادل کے طور پر اختیار کیا جانے لگا اور مصنوعی دودھ بھی مارکیٹ میں میسر ہونے لگا۔ رفتہ رفتہ مصنوعی دودھ اور جانوروں کے دودھ کے نقصانات سامنے آنے لگے تو "ملک بینک" نعمل البدل کے طور پر سامنے آیا۔

سب سے پہلے 1910ء میں متحدہ ریاست ہائے امریکہ کے شہر بوٹن میں پروفیسر ٹالبوٹ (talboot) نے دودھ جمع کرنے کا مرکز بنایا۔ اس کے بعد ڈاکٹر ماری ایلیز کایزر (Marie-Elise Kaiser) نے المانیا کے شہر "Magdebury" میں ایک مرکز بنایا پھر 1947ء میں پروفیسر "Lelong" نے پیرس میں پہلا ملک بینک بنایا۔ (۴) لندن میں 1935ء میں پہلا ملک بینک "کوئین چارلٹ بریٹ ملک" (Queen charlate breast Milk Bank) کے نام سے قائم کیا گیا اور پہلے تین ماہ میں سینکڑوں بچوں کی جانوں کو بچایا گیا تھا۔ تو اس بنا سے اسے "قومی اہمیت کا حامل ادارہ" (Institution of national impotence) قرار دیا گیا۔ (۵) ایشیا میں سب سے پہلے ملک بینک لقمانیہ تک میونسپل جنرل ہوسپٹل (Lokmanya Tilak Municipal General Hospital) ممبئی میں 1989ء میں ڈاکٹر ارمیڈا فرنانڈیز (Dr.Aomida Fernandez) نے قائم کیا اور ہر ضلعی ہوسپٹل میں ایک ایک ملک بینک قائم کرنے سفارش کی۔ (۶) 1985ء میں ایک تنظیم Human Milk Banking Association of North America "قائم ہوئی جو USA, Canda اور Moxico میں موجود ملک بینک بارے پالیسی وضع کرنے، تمام ملک بینک کے درمیان رابطہ کار بڑھانے اور عوام کو ملک بینک بارے شعور اجاگر

کرنے اور ریسرچ کا کام کرتی ہے۔ (۷)

مشرقی اور مغربی ممالک میں اس وقت سیکڑوں ملک بینک کام کر رہے ہیں اور ایک اندازے کے مطابق مغربی ممالک میں 30 ملین سے زائد مسلمان بستے ہیں، جن کی ایک بڑی تعداد ملک بینک سے فائدہ اٹھا رہی ہے۔ (۸) مصر میں ملک بینک کے علاوہ عام مارکیٹ میں بھی انسانی دودھ دستیاب ہے۔  
فطری رضاعت کی اہمیت

رضاعت طبعیہ ماں اور بچے کی درمیان محبت اور شفقت پیدا کرنے کا ذریعہ ہے طبعی رضاعت کے علاوہ کسی بھی اور طریقہ رضاعت سے ماں اور بچے کے درمیان محبت میں فطری طور پر کمی آجاتی ہے اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُنْتَمِ الرَّضَاعَةَ (۹)  
اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں۔ یہ حکم اس کے لئے ہے، جو رضاعت کی مدت کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔

مزید فرمایا:

وَإِنْ أَرَدْتُمْ أَنْ تَسْتَرْضِعُوا أَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ (۱۰)  
اور اگر تمہارا خیال اپنی اولاد کو کسی غیر عورت سے دودھ پلانے کا ہو تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔  
وَإِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسْتَرْضِعُوا لَهُنَّ (۱۱)

اور اگر تمہارا باہم اختلافات ہو جائے تو کوئی دوسری عورت بچے کو دودھ پلا دے۔

رسول اللہ کے فرمان کے مطابق بچے کو اپنی چھاتی سے دودھ پلانے والی ماں کے نامہ اعمال میں ہر گھونٹ کے عوض ایک مرتے ہوئے شخص کی زندگی بچانے کے برابر ثواب ملتا ہے لیکن جو عورتیں اپنے بچوں کو اپنا دودھ نہیں پلاتی ان کے متعلق حضور نے سخت تنبیہ فرمائی۔ واقعہ معراج بیان کرتے ہوئے فرمایا:

ثم انطلقنا فإذا نحن بنساءٍ تنهش أئداء هن الحيات قلت: ما هؤلاء؟! قال: هؤلاء الذين

يمنعن أولادهن ألبانهن۔ (۱۲)

پھر حضرت جبریل مجھے اور آگے لے چلے تو اچانک میں دیکھتا ہوں کہ کچھ عورتوں کی چھاتیوں کو سانپ نوچ رہے ہیں میں نے پوچھا یہ عورتیں کون ہیں؟ کہا گیا کہ یہ وہ عورتیں ہیں جو اپنے بچوں کو اپنا دودھ نہیں پلاتی تھیں۔  
ماں کے دودھ کے فوائد

بچے کے لئے ماں کے دودھ کا کوئی متبادل نہیں ہے۔ ناگزیر وجوہات کی بنا پر جو مائیں بچوں کو اپنا دودھ پلانے سے قاصر ہوتی ہیں ایسے بچوں کے لیے ملک بنک بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ ماں کے دودھ کے چند ایک فوائد درج ذیل ہیں۔

- ۱۔ ماں کا دودھ صحیح درجہ حرارت پر ہوتا ہے، اسے ٹھنڈا یا گرم کرنے کی قیاحت نہیں ہوتی۔
- ۲۔ ماں کا دودھ پینے والے بچے زیادہ تندرست اور توانا ہوتے ہیں، ان کی یادداشت بھی تیز ہوتی ہے۔
- ۳۔ پیدائش کے فوراً بعد ماں کا دودھ پیلے رنگ کا ہوتا ہے اور بہت کم مقدار میں ہوتا ہے۔ اس دودھ کو ”لو سٹرم“ کہتے ہیں جو بچے میں قوتِ مدافعت پیدا کرتا ہے اور اسے بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔
- ۴۔ ماں کا دودھ ذود ہضم ہوتا ہے اس کی وجہ سے بچے میں پیٹ کی بیماریاں کم ہوتی ہیں اور بچے سکون سے ہوتے ہیں۔
- ۵۔ ماں کا دودھ صاف ستھرا ہوتا ہے اس سے بوتل اور نپل کی گندگی سے محفوظ رہتا ہے۔
- ۶۔ بچے اور ماں میں مضبوط بندھن پیدا ہوتا ہے۔ (۱۳)
- ۷۔ ماں کے دودھ میں ایسے اجزاء پائے جاتے ہیں جو بچے کو ہیضہ، پولیو، انفلوئنزا جیسی بیماریوں سے محفوظ رکھتے ہیں۔
- ۸۔ ماں کا دودھ نہ پینے والے بچوں میں شرح اموات کا خدشہ دوسرے بچوں کی نسبت 14 گنا زیادہ ہوتا ہے اور پہلے دن سے ہی نومولود کے ماں کا دودھ پینے سے ہلاک ہونے کے امکانات 45 فیصد کم ہو جاتے ہیں (۱۴) اور دنیا میں فی گھنٹہ 95 بچوں کو ماں کا دودھ بچا سکتا ہے۔ (۱۵)
- ۹۔ گائے کے دودھ میں فاسفورس زیادہ ہوتا ہے لہذا کیلشیم اور فاسفورس کا توازن بگھرنے کی وجہ سے بچوں کی ہڈیاں کمزور ہو جاتی ہیں اور فاسفورس کی زیادتی کی وجہ سے پیچھے کے گردے متاثر ہو سکتے ہیں۔ (۱۶)
- ۱۰۔ ماں کا دودھ پینے والے بچے دوسرے بچوں کی نسبت زیادہ ذہین، مضبوط اعصابی نظام رکھنے والے، زیادہ سمارٹ اور پھر تیلے ثابت ہوتے ہیں۔ (۱۷)
- ۱۱۔ ماں کا دودھ پینے والے بچوں میں ذیابیطس کے امکانات بہت کم ہوتے ہیں۔ ☆ بچوں کو سینہ اور کان کے انفیکشن نہیں ہوتے اور الرجی نہیں ہوتی۔
- ۱۲۔ بچوں میں خون کا دباؤ ٹھیک رہتا ہے۔ اور وہ بہت موٹے بھی نہیں ہوتے۔ (۱۸)
- ۱۳۔ انسانی دودھ بچے کو اس سوزش اور ورم سے محفوظ رکھتا ہے جو مصنوعی دودھ پینے سے معدے اور سانس کی

نالیوں میں پیدا ہو جاتی ہے۔

- ۱۴۔ انسانی دودھ بچے کو کینسر کے خلیات اور بہت سے وائرسز اور بیکٹیریا ز سے محفوظ رکھتا ہے۔
- ۱۵۔ انسانی دودھ سے بچے کو وہ دھاتی عناصر بھی حاصل ہوتے ہیں جو کسی اور دودھ سے بالکل بھی حاصل نہیں ہو پاتے۔ (۱۹)

۱۶۔ رضاعت کا قدرتی عمل ماں کے لیے بھی نہایت مفید ہے اور رحم کے کینسر سے بچاؤ میں مدد و معاون ہے لیکن رضاعت نہ ہونے کی صورت میں دودھ پیتانوں میں منجمد ہو کر چھاتی کے کینسر کا سبب بن سکتا ہے۔ دوران رضاعت آکسی ٹوسن (۲۰) کے اخراج سے رحم اپنی اصلی حالت پر آ جاتا ہے جس سے عورتوں کا جسمانی ڈیلا پن ختم ہو جاتا ہے اور پھر اکثر ماؤں کے لیے مانع حمل بھی ہے جو انہیں مانع حمل ادویات اور دیگر ذرائع کے مضر اثرات سے محفوظ رکھتا ہے۔

۱۷۔ آکسفورڈ یونیورسٹی کی جانب سے 10 ہزار سے زائد ماؤں اور ان کے بچوں پر پانچ برس تحقیق کی گئی۔ جس میں یہ بات سامنے آئی کہ کم از کم چار سال تک ماں کا دودھ پینے والے بچے اپنی پانچویں سالگرہ کے موقع پر زیادہ سماجی اور دیگر بچوں کی نسبت 30 فیصد کم برا رویہ رکھنے والے ہوتے ہیں۔ (۲۱)

۱۸۔ یونیورسٹی کالج آف لندن، برطانیہ نے 1958ء تا 1970ء کے درمیان پیدا ہونے والے بچوں کے ایک گروپ پر سماجی تحقیق کے بعد رپورٹ پیش کی کہ، ماں کا دودھ پینے والے بچے، ماں کا دودھ نہ پینے والے بچوں کی نسبت معاشرے میں زیادہ کامیاب رہے، انہیں ملازمتیں، روزگار اور ترقی کے بہتر مواقع ملے۔ (۲۲)

ملک بینک سے متعلقہ مسائل

ملک بینک سے استفادہ اور ملک بینک کو عام کرنے سے متعلق بحث سے پہلے ملک بینک سے متعلقہ درج ذیل مسائل زیر بحث لائیں جائیں گے۔

- ۱۔ انسانی دودھ کی خرید و فروخت کا حکم
- ۲۔ رضاعت میں غیر رضاعت کا حکم
- ۳۔ مختلط دودھ کا حکم
- ۴۔ رضاعت میں شک کا حکم
- ۱۔ انسانی دودھ کی خرید و فروخت کا حکم

ملک بینک انسانی دودھ کی خرید و فروخت کا مرکز ہے۔ اس لئے سب سے پہلا مسئلہ یہ ہے کہ شریعت انسانی

دودھ کی خرید و فروخت کی اجازت دیتی ہے یا نہیں؟ فقہاء کا اتفاق ہے کہ دودھ پلانے والی دودھ پلانے کی اجرت وصول کر سکتی ہے۔ قرآن میں صراحت ہے کہ جو اپنے بچوں کو کسی اور عورت سے دودھ پلوائیں وہ اس کی اجرت ادا کریں۔ (۲۳)، لیکن فقہانے اس امر میں اختلاف کیا ہے کہ اگر عورت کا دودھ نکال لیا جائے تو کیا اس کی بیج جائز ہوگی یا نہیں؟ امام مالکؒ (۲۴)، امام شافعیؒ (۲۵)، اور امام احمد بن حنبلؒ (۲۶) کے نزدیک جائز ہوگی۔ لیکن امام ابوحنیفہؒ (۲۷) کے نزدیک ناجائز ہوگی۔ امام احمد بن حنبلؒ (۲۸) کا ایک قول کراہت کا ہے۔

قائلین جواز کے دلائل

(۱) یہ جانوروں کے دودھ کی طرح پاک دودھ یا مشروب ہے اور اس لیے کہ یہ اہل دنیا کی غذا ہے، پس تمام غذاؤں کی طرح اس کا فروخت کرنا بھی جائز ہوگا۔ اور یہ دودھ ایسا مال ہے جو قیمت رکھتا ہے تو اس کا مال ہونا اور قیمت رکھنا شرعاً و عرفاً اس کے قابل انتفاء ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ (۲۹) کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فرمان سے ثابت ہے کہ رضاعت کی اجرت ادا کرو اور اگر وہی دودھ کسی برتن میں نکال کر اس سے لیں، تو اس کی قیمت دینے کا بھی جواز مہیا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

فَإِنْ أَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاتُوهُنَّ أَجُورَهُنَّ (۳۰)

اگر وہ تمہارے لیے رضاعت کی ذمہ داری نبھائیں تو ان کی اجرت دو۔

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ إِذَا حَرَّمَ عَلَى قَوْمٍ أَكَلَ شَيْءٍ حَرَّمَ عَلَيْهِمْ ثَمَنَهُ (۳۱)

یقیناً جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر ایک چیز کو کھانا حرام قرار دیتا ہے تو ان پر اس چیز کی قیمت کو بھی حرام کر دیتا ہے۔

اس حدیث سے یہ ثابت ہو رہا ہے کہ جس چیز کا کھانا حرام نہیں ہے، اس کی قیمت بھی حرام نہیں ہے، لہذا انسانی دودھ جانوروں کے دودھ اور پانی کی طرح ہے تو انہی کی طرح انسانی دودھ کی فروخت بھی جائز ہوگی۔ (۳۲) مانعین جواز کے دلائل

(۱) دودھ انسان کا جزو ہے مال نہیں ہے اور نہ ہی عام طور پر لوگ اسے مال کہتے ہیں، اس لیے اس کی خرید و فروخت جائز نہیں ہے اور انسان اپنے تمام اعضاء سمیت مکرم ہے، لہذا اس کے کسی ایک بھی جزو کو بیچ کر اس کی تذلیل و تحقیر نہیں کی جاسکتی (۳۳)، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرمان ہے: "وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ" (۳۴)

(۲) انسانی دودھ بچے کی ضرورت کی وجہ سے حلال کیا گیا ہے ورنہ اصل میں وہ حرام ہے کیونکہ ابن آدم کا گوشت

حرام ہے کیونکہ دودھ گوشت کے تابع ہے اسی پر قیاس کرتے ہوئے کہ انسان کا گوشت بھی نہیں کھایا جاتا لہذا اس کا دودھ پینا بھی جائز نہیں ہے۔ جیسے خنزیر اور گدھی کا گوشت اور دودھ۔ (۳۵) **ترجیح**

حنبلی دبستان فقہ کے مشہور ترجمان الشیخ ابن قدامہ کے نزدیک راجح دلائل عورت کے دودھ کی خرید و فروخت کے جواز پر ہیں۔ (۳۶) کیونکہ قرآن کے مطابق ایک عورت کسی دوسرے کے بچے کی رضاعت کرنے کے صلہ میں معاوضے کی حقدار ہے تو اگر وہ عورت وہی دودھ نکال کر فروخت کرے تو بھی معاوضے کی حقدار ہونی چاہیے۔ دوسری بات یہ کہ اگر عورت فی سبیل منفعت اپنا دودھ کسی بچے تک پہنچاتی ہے تو دودھ دینے والی عورت کو زیادہ خوراک کی ضرورت ہوتی ہے اور اس معاوضہ سے وہ اپنی خوراک زیادہ بہتر کر سکتی ہے۔ تیسری بات کہ دوسرے لوگ جب اس دودھ سے فائدہ اٹھائیں تو دودھ دینے والی کو بھی فائدہ ملنا چاہیے۔ چوتھی بات کہ انسانی دودھ کو کسی حرام جانور کے دودھ پر قیاس کر کے دلیل نہیں لی جاسکتی کیونکہ ان کا دودھ تو بذات خود حرام اور ناپاک ہے لیکن انسانی دودھ حلال اور پاکیزہ ہے اور عمر کے ایک خاص حصہ میں بچے کو غذا فراہم کرتا ہے۔ اور پھر ملک بینک کے لیے لوگوں کی طرف سے دودھ عطیہ فراہم کیا جاتا ہے اور دودھ مہیا کرنے والوں کی تحائف کی شکل میں حوصلہ افزائی کی جاسکتی ہے، تاہم بوقت ضرورت دودھ خریدنا بھی جاسکتا ہے۔

## ۲۔ رضاعت میں غیر رضاعت کا حکم

فقہاء کا اس امر میں اتفاق ہے کہ عورت کے پستان سے بچے کو دودھ پلانا اپنی شرائط کے مطابق حرمت واقع کر دیتا ہے، لیکن وجور (۳۷) سعوط (۳۸) اور حقنہ (۳۹) کے بارے اختلاف کیا گیا ہے۔ حنفیہ (۴۰) مالکیہ (۴۱) اور شافعیہ (۴۲) کہتے ہیں کہ غیر رضاعت کو رضاعت میں شامل کیا جاسکتا ہے جبکہ ظاہر یہ اور امام احمد بن حنبل کی ایک روایت کے مطابق پستان سے دودھ پینا رضاعت سے تحریم کے ثبوت کے لئے شرط ہے، اس کے برعکس کسی اور طریقے سے رضاعت ثابت نہیں ہو سکتی۔

## قائلین کے دلائل

جو فقہاء کہتے ہیں کہ رضاعت میں غیر رضاعت کو شامل کیا جاسکتا ہے ان کے دلائل درج ذیل ہیں۔

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

لَا رِضَاعَ إِلَّا مَا شَدَّ الْعُظْمَ وَأَنْبَتَ اللَّحْمَ (۴۳)

رضاعت صرف وہی معتبر ہوگی جو ہڈیوں کو مضبوط کرے اور گوشت کو بڑھائے۔

(۲) نبی مکرمؐ کا فرمان:

لا يحرم من الرضاعة إلا ما فتق الأمعاء في الثدي، وكان قبل الفطام (۴۴)  
صرف اسی رضاعت سے حرمت واقع ہوتی ہے جو مدت رضاعت میں انتڑیوں کو پھاڑے اور دودھ  
چھڑانے سے پہلے ہو۔

ان احادیث سے پتا چلتا ہے کہ جو دودھ انتڑیوں تک پہنچنے اور ہڈیوں کو مضبوط کرے اور گوشت کو  
بڑھائے تو وہ اس رضاعت کی طرح ہے جو رضاعت بچے نے اپنے منہ سے ماں کی چھاتی سے کی ہے۔ جیسے ناک  
کے راستے پانی جانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اسی طرح دودھ کا انتڑیوں تک پہنچنا ضروری ہے نہ کہ منہ کے ساتھ  
رضاعت کرنا۔ (۴۵)

مانعین کے دلائل

جو کہتے ہیں کہ غیر رضاعت کو رضاعت میں شامل نہیں کیا جاسکتا ان کے دلائل درج ذیل ہیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ کا فرمان:

وَأُمَّهَاتِكُمُ الَّتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتِكُم مِّن الرِّضَاعَةِ (۴۶)

اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہے اور تمہاری رضاعی بہنیں۔

(۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان:

يَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ (۴۷)

نسب سے جو رشتے حرام ہیں وہ رضاعت کی رو سے بھی حرام ہیں۔

(۳) ابن حزمؒ لکھتے ہیں:

لَمْ يُحْرَمِ اللَّهُ تَعَالَى وَلَا رَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَعْنَى نِكَاحًا، إِلَّا بِالرِّضَاعِ

وَالرِّضَاعَةِ وَالرِّضَاعِ فَقَطْ- وَلَا يُسَمَّى إِرْضَاعًا إِلَّا مَا وَضَعَتْهُ الْمَرْأَةُ الْمُرْضِعَةُ مِنْ ثَدْيِهَا فِي

فِي الرِّضَاعِ، يُقَالُ أَرْضَعْتُهُ تُرَضِعُهُ إِرْضَاعًا.

وَلَا يُسَمَّى رِضَاعَةً، وَلَا إِرْضَاعًا إِلَّا أَخَذَ الْمُرْضِعُ، أَوْ الرِّضِيعُ بِفِيهِ الثَّدْيِ وَامْتِصَّاهُ إِيَّاهُ

، تَقُولُ: رَضِعَ يَرْضَعُ رِضَاعًا وَرِضَاعَةً.

وَأَمَّا كُلُّ مَا عَدَا ذَلِكَ مِمَّا ذَكَرْنَا فَلَا يُسَمَّى شَيْءٌ مِنْهُ إِرْضَاعًا، وَلَا رِضَاعَةً وَلَا رِضَاعًا،

إِنَّمَا هُوَ حَلَبٌ وَطَعَامٌ وَسِقَاءٌ، وَشُرْبٌ وَأَكْلٌ وَبَلْعٌ، وَحَفْنَةٌ وَسَعُوطٌ وَتَقْطِيرٌ، وَلَمْ يُحْرَمِ اللَّهُ

عَزَّ وَجَلَّ بِهَذَا شَيْئًا. (۴۸)

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مفہوم میں نکاح کو صرف اِرْضَاع، رَضَاعَة اور رَضَاع (یعنی دودھ پلانے، پینے یا عملِ رضاعت) کی وجہ سے ہی حرام کیا ہے اور اس عمل کو اِرْضَاع کا نام اس وجہ سے ہی دیا گیا ہے کہ عورت اپنے پستان دودھ پینے والے کے منہ میں ڈالتی ہے (اسی لیے) کہا جاتا ہے کہ اس عورت نے اسے دودھ پلایا یا، وہ اسے دودھ پلاتی ہے۔

جس کو دودھ پلایا جاتا ہے یا جو دودھ پیتا ہے اس کا (عورت کے) پستان کے منہ سے پینے اور اس کو چوسنے کی وجہ سے اس عمل کو رَضَاعَة اور اِرْضَاع کا نام دیا جاتا ہے۔ اسی طرح آپ رَضِعَ يَرْضَعُ رَضَاعًا وَرَضَاعَةً بھی کہہ سکتے ہیں۔ جہاں تک اس کے علاوہ ان امور و اشیاء کا تعلق ہے جن کا ہم تذکرہ کر چکے ہیں ان میں سے کسی چیز کو بھی اِرْضَاع، رَضَاعَة یا رَضَاع نہیں کہہ سکتے، وہ صرف عام دودھ، کھانا، پینا، مشروب، کوئی چیز نگلنا، پککاری سے دودھ اندر ڈالنا، ناک کے ذریعے اندر داخل کرنا یا قطرے پٹکانا وغیرہ ہی کہلائے گا (یعنی اسے رضاعت کا نام نہیں دیا جا سکتا) اور اللہ تعالیٰ نے اس کی وجہ سے کسی چیز کو حرام نہیں کیا۔

(۴) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تُحْرَمُ الْمِصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ (۴۹)

چھاتی سے ایک مرتبہ دودھ چوسنے یا دو مرتبہ چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

رضاعت کے معنی صرف یہ ہیں بچہ ماں کے پستان سے دودھ اپنے منہ سے پیئے اور چوسے، اس کے علاوہ کو رضاعت نہیں کہا جا سکتا اور نہ اس سے حرمت واقع ہوگی۔ (۵۰)

(۵) اگر رضاعت کی علت صرف ہڈیاں مضبوط ہونا اور گوشت بڑھنا ہے تو پھر اگر کوئی عورت کسی بچے کو اپنا خون دے دے تو وہ اس کی ماں بن جانی چاہے، کیونکہ دودھ کی نسبت خون سے ہڈیاں زیادہ مضبوط ہوتی ہیں اور جسم تقویت پکڑتا ہے۔ صرف ہڈیوں اور گوشت کی تقویت کی علت کی بنیاد ظن پر ہے اور احکام دین ظن کی بنیاد پر فرض نہیں کئے جا سکتے اور ظن سب سے جھوٹی بات ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَإِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا (۵۱)

اور بے شک وہم و گمان حق کے مقابلے میں کچھ کام نہیں دیتا (۵۲)

ترجیح

راجح موقف یہ ہے کہ رضاعت وہی معتبر ہوگی جو بچہ ماں کی چھاتی سے حاصل کرے گا۔ کیوں کہ اسی سے

ہی ماں کی ممتا حاصل ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ کو کسی بھی صورت کو رضاعت نہیں کہا جاسکتا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں جہاں بھی رضاعت کا ذکر کیا ہے وہاں ماں کے ساتھ کیا ہے۔ اور احادیث سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ باقی ظن اور حد سے تجاوز کرنا ہے اور یہی حضرت لیث بن سعد (۵۳) نے فرمایا:

إِنَّمَا الرِّضَاعُ مَا مُصَّ مِنَ الثَّدْيِ (۵۴)

رضاعت صرف وہی معتبر ہوگی جو دودھ پلانے والی کی چھاتی سے چوسنے سے ہوگی۔

رضاعت کی علت صرف غذا قرار نہیں دی جاسکتی، غذا تو دودھ کی بجائے خون سے زیادہ حاصل ہوتی ہے لیکن اس سے حرمت واقع نہیں ہوتی، لہذا بچے کا بذاتِ خود ماں کی چھاتی سے بطور غذا دودھ کا حصول بمعہ اپنی مزید شرائط حرمت کا سبب بنے گا، ورنہ نہیں۔

### ۳۔ خلیط دودھ کا حکم

ملک بنک کے دودھ میں کئی ایک عورتوں کا دودھ شامل ہوتا ہے اور اس دودھ کو محفوظ رکھنے کے لیے فریز کر لیا جاتا ہے یا پھر خشک کر لیا جاتا ہے اور بوقت ضرورت پانی ملا کر استعمال کر لیا جاتا ہے۔ عورتوں کے خلیط دودھ کے بارے میں امام ابو حنیفہ (۵۵)، امام ابو یوسف (۵۶)، اور شافعیہ (۵۷) کے ایک قول کے مطابق تحریم اس عورت سے متعلق ہوگی جس عورت کا دودھ غالب ہو۔ جبکہ امام ابو حنیفہ (۵۸) کے ایک قول، امام محمد (۵۹) مالکیہ (۶۰) شافعیہ کے ایک موقف (۶۱) اور حنابلہ (۶۲) کے نزدیک حرمت دونوں سے ثابت ہو جائے گی۔

صرف غالب دودھ سے حرمت کے قائلین کے دلائل

غالب کے مقابلے میں مغلوب شے کو شریعت میں معتبر نہیں مانا جاتا جیسے پانی میں دودھ ملا کر بچے کو دیا جائے تو ان دونوں میں سے جو چیز غالب ہوگی صرف اسی کا اعتبار ہوگا جیسے بہت زیادہ پانی میں معمولی نجاست گرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا۔ (۶۳)

خلیط دودھ میں غالب اور مغلوب، ہر دو قسم کے دودھ سے حرمت کے قائلین کے دلائل

(۱) دونوں عورتوں کا دودھ ایک جنس سے تعلق رکھتا ہے۔ اور ایک جنس دوسری جنس پر غالب نہیں آسکتی، ایک جنس کی قلیل مقدار اسی جنس کی دوسری چیز میں شامل ہو کر اس کی مقدار میں اضافہ کرتی ہے اور ایک ہی جنس کی کثیر مقدار قلیل مقدار کا اثر زائل نہیں کرتی۔ لہذا بچہ دونوں سے غذا پاتا ہے۔ (۶۳)

(۲) اگر کوئی شخص قسم کھالے کہ میں اس گائے کا دودھ نہیں پیوں گا اور اگر اس گائے کا دودھ کسی دوسری گائے کے دودھ کے ساتھ ملا دیا جائے اور وہ پی لے تو قسم ٹوٹ جاتی ہے، ایسے دو عورتوں کے خلیط دودھ کی صورت میں دونوں

عورتوں سے حرمت واقع ہو جائے گی۔ (۶۴)

ترجیح

راجح موقف یہ ہے کہ یہ تمام دودھ ایک ہی جنس سے تعلق رکھتے ہیں ملک بینک میں دو عورتوں کا نہیں پیسیوں عورتوں کا خلیط دودھ ہو سکتا ہے اور بچہ ہر ایک دودھ سے نفع حاصل کرے گا لیکن ظاہر یہ کہ ہاں تو امتصاص شدی نہ ہونے کی بنا پر حرمت ثابت نہ ہوگی اور شواہغ کے ہاں جب تک پانچ رضعات نہ ہوں تب تک حرمت ثابت نہ ہوگی۔ احناف کے ہاں غالب دودھ سے حرمت واقع ہوگی لیکن ملک بینک کے دودھ میں غالب و مغلوب دودھ کا اندازہ لگانا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے۔ صرف حنا بلہ کے ہاں خلیط دودھ ہر عورت سے حرمت واقع کر دیتا ہے لیکن آخر الذکر دونوں فقہاء کی آراء کے مطابق اگر ساتھ ساتھ شک کا پہلو بھی پایا جائے تو حرمت واقع نہیں ہوگی کیوں کہ ”إِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا“ (۶۵) لہذا مختلط دودھ سے حرمت واقع نہیں ہوگی۔

۴۔ رضاعت میں شک کا حکم

رضاعت میں شک کے مختلف پہلو ہیں مثلاً بچے کو کس عورت نے دودھ پلایا؟ فلاں عورت نے دودھ پلایا ہے یا نہیں؟ بچے نے دودھ پیا بھی ہے یا نہیں؟ جو دودھ پیا ہے وہ عورت ہی کا تھا، کسی جانور وغیرہ کا تو نہیں؟ بچے نے جو خلیط دودھ پیا ہے وہ کس کس عورت کا تھا؟ بچے نے دودھ وقت رضاعت میں پیا ہے یا عمر رضاعت کے بعد؟ یہ شک چوسوں کی تعداد کے بارے میں بھی ہو سکتا ہے؟ سوال یہ ہے کہ رضاعت کے کسی بھی معاملے میں شک واقع ہو جائے تو حرمت واقع ہو سکتی ہے یا نہیں؟ احناف (۶۶)، شافعیہ (۶۷) اور حنا بلہ (۶۸) کا موقف ہے کہ امور رضاعت میں جب شک پیدا ہو جائے تو حرمت واقع نہیں ہوگی، لیکن مالکیہ (۶۹) کہتے ہیں کہ احتیاط کا پہلو ملحوظ رکھتے ہوئے حرمت واقع ہو جائے گی۔

مانعین حرمت کے دلائل

(۱) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

وَأَنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا (۷۰)

اور بیشک وہم و گمان حق کے مقابلے میں کچھ کام نہیں دیتا۔

(۲) سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

كَانَ فِيهَا أَنْزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ: عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ يُحْرَمْنَ، ثُمَّ نَسِخْنَ، بِخَمْسِ

مَعْلُومَاتٍ (۷۱)

قرآن میں جو حرمت واقع کرنے کے بارے میں حکم نازل ہوا تھا وہ دس معلوم رضعات تھے۔ پھر اس حکم کو پانچ معلوم رضعات کے حکم سے منسوخ کر دیا گیا۔

(۳) اصول فقہ کا قاعدہ ہے:

إِنَّ الْيَقِينَ لَا يَزُولُ بِالشَّكِّ (۷۲)

یقین کو شک زائل نہیں کرتا

(۴) رضاعت بارے اصول فقہ کا ایک اور قاعدہ ہے:

بُنِيَ عَلَى الْيَقِينِ لِأَنَّ الْأَصْلَ عَدَمُ الرِّضَاعِ (۷۳)

یقین پر بنیاد رکھی جائے گی کیونکہ اصل رضاعت کا نہ ہونا ہے

قائلین حرمت کے دلائل

(۱) نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

دع ما يريك إلى ما لا يريك (۷۴)

شک والی بات کو چھوڑ کر اس بات کو اختیار کر جس میں شک نہ ہو۔

(۲) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فَمَنْ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ، وَعَرْضِهِ (۷۵)

جو شخص شبہات سے بچ گیا۔ اس نے اپنے دین و عزت کو بچا لیا۔

(۳) حضرت عقبہؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ابوہاب بن عزیز کی بیٹی سے شادی کی تو ان کے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی کہ میں نے تجھے اور تیری بیوی کو دودھ پلایا تو عقبہؓ نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم کہ تم نے مجھے دودھ پلایا ہے۔ پھر انہوں نے ابوہاب کے گھر سے پتا کروایا تو انہوں نے بھی کہا کہ ہمیں معلوم نہیں کہ اُس نے ہماری بچی کو دودھ پلایا یا نہیں؟ چنانچہ عقبہؓ نے مدینہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیف و قد قیل؟" جب ایسا کہہ دیا گیا تو پھر تم اسے اپنے عقید میں کیسے رکھے ہو؟ چنانچہ عقبہؓ نے اس کو چھوڑ دیا اور اس عورت نے کسی اور مرد سے شادی کر لی۔ (۷۶)

ترجیح

راجح مسلک جمہور کا ہے کیونکہ رضاعت کے معاملات میں نص آچکی ہے کہ معاملہ یقینی ہو۔ لہذا شک کا

اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ اور عقبہؓ کے معاملے میں جب عورت نے یقین کے ساتھ کہہ دیا کہ میں نے اسے اور اس کی

بیوی کو دودھ پلایا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس یقین کی پاسداری کی ہے۔ فقہاء کی چند ایک فقہی آرا بھی ملاحظہ کیجیے۔ ابن قدامہؒ لکھتے ہیں:

وَإِذَا وَقَعَ الشُّكُّ فِي وُجُودِ الرِّضَاعِ، أَوْ فِي عَدَدِ الرِّضَاعِ الْمُحَرَّمِ، هَلْ كُمَلًا أَوْ لَا؟ لَمْ يَنْبُتِ التَّحْرِيمُ؛ لِأَنَّ الْأَصْلَ عَدَمُهُ، فَلَا نُزُولَ عَنِ الْيَقِينِ بِالشُّكِّ، كَمَا لَوْ شَكَّ فِي وُجُودِ الطَّلَاقِ وَعَدَدِهِ۔ (۷۷)

جب رضاعت یا اس کی مقدار کے بارے میں شبہ واقع ہو جائے تو حرمت ثابت نہیں ہوگی۔ کیونکہ اصل حرمت کا نہ ہونا ہے۔ تو شک کی وجہ سے حلت ختم نہیں ہوگی۔ جس طرح طلاق یا اس کی تعداد کے بارے میں شک ہو جانے کا مسئلہ ہے۔

فقہ حنفی کی مشہور کتاب ”الاختیار لتعلیل المختار“ میں ہے:

أَمْرًا أُدْخِلَتْ حَلْمَةً تَدْبِيهَا فِي فَمِ رَضِيعٍ، وَلَا يُدْرَى أَدْخَلَ اللَّبَنُ فِي حَلْقِهِ أَمْ لَا؟ لَا يَحْرُمُ النِّكَاحُ. وَكَذَا صَبِيَّةٌ أَرْضَعَهَا بَعْضُ أَهْلِ الْقَرْيَةِ، وَلَا يُدْرَى مَنْ هُوَ، فَتَزَوَّجَهَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ تِلْكَ الْقَرْيَةِ يَجُوزُ؛ لِأَنَّ إِبَاحَةَ النِّكَاحِ أَصْلٌ، فَلَا يَزُولُ بِالشُّكِّ۔ (۷۸)

اگر کسی عورت نے اپنی چھاتی بچہ کے منہ میں ڈال دی ہو اور یہ معلوم نہ ہو سکا کہ دودھ بچہ کے حلق میں داخل ہوا یا نہیں تو اس سے حرمت ثابت نہیں ہوگی۔ اسی طرح اگر کسی بچی نے گاؤں کی ایک یا چند انجان عورتوں کا دودھ پی لیا ہو اور تعین کے ساتھ یہ معلوم نہ ہو کہ اس نے کس کس کا دودھ پیا ہے۔ تو اس گاؤں کے کسی آدمی کا اس لڑکی سے نکاح کرنا جائز ہوگا کیونکہ محض شبہ کی بنیاد پر نکاح کی حلت ختم نہیں ہوگی۔

۵۔ ملک بینک کے عام کرنے اور اس سے رضاعت کا حکم

وہ دلائل جن کی بنیاد پر ملک بینک سے رضاعت اور اسے عام کرنے کا حکم لاگو کیا جاسکتا ہے، تفصیلاً بیان کئے جا چکے ہیں چونکہ ملک بینک دور حاضر کا مسئلہ ہے لہذا شریعت کے درج بالا تفصیلی احکامات اور ان کی جزئیات پر ملک بینک کی بنیاد رکھی جائے گی۔ عصر حاضر کے فقہاء نے ملک بینک کے جواز و منع پر بحث کی ہے اور تین نظریات سامنے آئے۔

ڈاکٹر یوسف قرضاوی، شیخ عبدالطیف حمزہ، شیخ مصطفیٰ الزرقا، شیخ علی التسخیری وغیرہم، اس بات کے قائل ہیں کہ ملک بینک سے رضاعت سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ بعض فقہاء کہتے ہیں کہ اگر ملک بینک دودھ دینے

والی عورت اور دودھ پینے والے نومولود کا ریکارڈ رکھے تو ملک بینک کی اجازت دی جاسکتی ہے۔ شیخ محمد بن صالح العثیمین، شیخ عبدالرحمن التجار، شیخ عبداللہ البسام وغیرہم کہتے ہیں کہ ملک بینک سے رضاعت حرام ہے اور ملک بینک کے قیام کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

مانعین کے دلائل

۱۔ دودھ بینک کے بنانے اور ان سے بچوں کو دودھ دینے کے معاملے میں لاقانونیت اور بدظمی جنم لیتی ہے، ایک آدمی ایک ایسی لڑکی سے شادی کر لیتا ہے جس نے اس کا یا اس کی ماں کا دودھ پیا ہوتا ہے۔ شرعی اعتبار سے ایسے رشتہ کے ساتھ شادی کرنا منع ہے لہذا ملک بینک کے قیام اور اس سے بچوں کی پرورش سدالذریعہ یعنی حرام کام کی طرف جانے والا رشتہ ہونے کی وجہ سے ممنوع ہے

۲۔ ملک بینک کا دودھ غذا کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے، جس سے حرمت کے وقوع کا اندیشہ ہوتا ہے، لہذا احتیاط لازم ہے۔

۳۔ ملک بینک کے منفی پہلو مثبت پہلوؤں پر غالب ہیں اور پھر مثبت پہلوؤں کی بھی کوئی خاص ضرورت نہیں ہے، لہذا غالب کا لحاظ رکھنا ہوگا۔

۴۔ دودھ بینکوں سے رضاعت کا اگر کچھ نقصان ہے بھی تو صرف بچے کی ذات تک محدود رہتا ہے، جبکہ ملک بینک کے بدترین اثرات پورے معاشرے کو اپنے گھیرے میں لے لیتے ہیں۔ اصول فقہیہ کا قاعدہ ہے کہ جب دو نقصان اکٹھے ہو جائیں تو بڑے نقصان کو ترک کر دیا جائے اور چھوٹے کو اپنا لیا جائے۔ ”إذا تعارضت مفسدتان روعی أعظمهما ضرراً بارتکاب أحفهما“ (۷۹)

۵۔ دودھ بینکوں کی وجہ سے حسب و نسب خراب ہوتا ہے اور اختلاط واقع ہوتا ہے، شرعی لحاظ سے ضیاء نسل سے بچنا ضروری ہے۔ ملک بینک سے معاشرے میں خرابیاں واقع ہوتی ہیں، اخراجات اٹھتے ہیں، لہذا ملک بینک سے منفعت کم اور فساد زیادہ ہے۔ لہذا ملک بینک کے ذریعے لاحق ہونے والی بیماریوں اور نقصانات کے پیش نظر اس سے حاصل ہونے والے چند فوائد کو پس پشت ڈال دیا جائے گا اور ان مفاسد سے اجتناب کو مقدم کیا جائے گا۔ کیونکہ اصول فقہیہ کا قاعدہ ہے۔

دَرءُ الْمَفْاسِدِ أَوْلَىٰ مِنْ جَلْبِ الْمَصَالِحِ (۸۰)

مفاسد کو ختم کرنا مصالح کے حصول پر مقدم ہوتا ہے۔

۶۔ دودھ بنکوں کے قیام میں منفعت اور مصلحت کو مد نظر رکھا جاتا ہے جو بچے تک محدود ہوتا ہے اور ان بنکوں

کے ممنوع قرار دینے میں بڑی مصلحت کو مد نظر رکھا جاتا ہے اصول فقہ کا قاعدہ ہے۔

إذا تعارضت مصلحتان روعی أكبرهما بتفویت أدناهما (۸۱)

جب بڑی اور چھوٹی دو مصلحتیں جمع ہو جائیں تو بڑی مصلحت کا خیال رکھا جائے اور ادنیٰ کو ترک کر دیا جائے۔  
۷۔ دودھ بینکوں کے قیام سے بچے کو اور معاشرے کو زیادہ نقصان ہوتا ہے۔ بچے کے نقصان کو تو مصنوعی دودھ یا کسی عورت سے رضاعت کے ذریعے پورا کیا جاسکتا ہے، لہذا ایک نقصان کو دوسرے نقصان سے دور نہیں کیا جاسکتا، اصول فقہ کا قاعدہ ہے۔

الضرر لا یزال بالضرر (۸۲)

نقصان کو نقصان کے ذریعے پورا نہیں کیا جاتا۔

۸۔ انٹرنیشنل فقہہ اکیڈمی جدہ کے فقہاء نے 22 تا 28 دسمبر 1985ء ملک بینک سے متعلق سیر حاصل بحث کے بعد طے کیا کہ:

اول: عالم اسلام میں ملک بینک قائم کرنا ممنوع ہے۔

دوم: ملک بینک کے دودھ سے حرمت رضاعت ثابت ہو جائے گی۔ (۸۳)

۹۔ کویت میں منعقدہ کانفرنس " ندوة الانجاب فی ضوء الاسلام " میں بھی پیدائشی لحاظ سے نامکمل بچوں کیلئے ملک بینک کے قیام کی حوصلہ شکنی کی گئی۔ (۸۴)  
قائلین کے دلائل

۱۔ دودھ بینک کے قائل فقہاء کا خیال ہے کہ رضاعت میں اصل کیا ہے؟ شریعت اسلامیہ نے حرمت نکاح کی اصل اساس اور بنیاد دودھ پلانے والی ماں کو بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

وَأُمَّهَاتُكُمْ الَّتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ مِنَ الرِّضَاعَةِ (۸۵)

صرف دودھ لینے سے ماں ہونا ثابت نہیں ہوتا بلکہ اصل چیز دودھ چوسنے کے ساتھ ساتھ بچے پر ماں کی شفقت و محبت اور مہربانی ہے۔ وہ عورت صرف دودھ ہی نہیں پلاتی، سینے سے بھی لگاتی ہے، پیار و محبت دیتی ہے۔ یہ مجرد رضاعت نہیں ہے۔ اسی سے ہی وہ ماں بن جاتی ہے اور اس کے بچے اس کے بھائی بن جاتے ہیں۔ ملک بینک سے مامتا ثابت نہیں ہوتی۔

۲۔ رضاعت کا مفہوم لغت میں یہ ہے کہ بچہ عورت کی چھاتی سے اپنے منہ سے دودھ پیئے۔ اسی وجہ سے لیث بن سعد، امام احمد بن حنبل کے ایک موقف اور امام ابن حزم نے یہ موقف اپنایا ہے کہ رضاعت صرف اسی صورت ہو

گی جب بچہ اپنے منہ سے ماں کے پستان سے دودھ چوسے۔

- ۳- حرمت مجرد دودھ سے نہیں ہوتی، اس کے ساتھ کئی ایک شرائط رکھی گئی ہیں۔ مثلاً بچہ مدت رضاعت میں ہو، مدت رضاعت کے بعد جتنا مرضی دودھ پیئے، حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ اسی طرح دودھ کی مقدار میں اختلاف ہے کہ جس دودھ سے اس کا گوشت اور ہڈیاں بنیں۔ حضرت عائشہؓ کی حدیث میں پانچ مرتبہ پینے کا کہا گیا ہے۔
- ۴- رضاعت کی شرائط میں جب کوئی شرط مفقود ہو جائے تب بھی رضاعت ثابت نہیں ہوتی، ملک بینک میں دودھ بطور غذا لینے کی شرط تو پائی جاتی ہے، لیکن پستان سے چوسنے کی شرط مفقود ہے، لہذا حرمت ثابت نہیں ہوگی۔
- ۵- رضاعت ثابت کرنے کے لیے حتمی علم ہونے کی ضرورت ہوتی ہے، جو کہ ملک بینک میں نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس میں مختلف جہات سے شک پیدا ہو جاتا ہے۔ امکان ہے کہ لڑکے اور لڑکی نے ایک عورت کا دودھ نہ پیا ہو، وہاں اس بات کے بھی بہت زیادہ امکانات ہوتے ہیں کہ ایسا نہیں ہوگا، بلکہ اس کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں، لہذا صرف گمان اور شک کی بنیاد پر حرمت ثابت نہیں ہو سکتی۔

- ۶- ملک بینک میں خلیط دودھ کو عام طور پر خشک کر لیا جاتا ہے اور بوقت ضرورت خشک دودھ میں اتنا پانی ڈالا جاتا ہے کہ اس پر غالب آجاتا ہے اور اعتبار غالب کا ہی ہوتا ہے، لہذا حرمت ثابت نہیں ہوگی۔
- ۷- ملک بینک عارضی ضرورت کے پیش نظر بنائے جاتے ہیں یہ حقیقی رضاعت کے قائم مقام نہیں ہو سکتے۔
- ۸- ملک بینک کا تعلق عموم سے ہے اور اس میں معاشرتی مصلحت کا ہی اعتبار کیا جاتا ہے تو ایسے معاملے میں فتویٰ جاری کرتے ہوئے آسانی کو ملحوظ رکھنا چاہئے۔ حضرت عائشہؓ کا بیان ہے۔

مَا خَيْرٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَمْرَيْنِ قَطُّ اِلَّا اَخَذَ اَيْسَرَهُمَا، مَا لَمْ يَكُنْ

اِثْمًا (۸۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو امر کے درمیان جب بھی اختیار دیا گیا تو ان میں جو آسان صورت تھی، اس کو اختیار کیا، بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اصول خود ہی نہیں اپنایا، بلکہ فقیہ، قاضی اور حکمران طبقے کو اس اصول کی تعلیم دی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دو اصحاب کا یمن میں بطور رفیقہ، قاضی اور حاکم تقرر کیا تو ان کو روانہ کرتے ہوئے فرمایا:

يَسْرًا وَلَا تَعَسْرًا، وَبَشْرًا وَلَا تَنْفَرًا (۸۷)

آسانی فراہم کرنا، سخی نہ کرنا، خوشخبری سنانا، نفرت نہ دلانا۔

۹- مصر کی وزارتِ صحت نے دارالافتاء کو یہ سوال لکھا کہ کیا ملک بینک حلال ہے یا حرام ہے؟ واضح رہے کہ یہ بینک مختلف عورتوں کا دودھ اکٹھا کرتے ہیں، وہ عورتیں خواہ اجروثواب کی نیت سے دودھ عطیہ کریں یا اس کا معاوضہ وصول کریں۔ پھر اس دودھ کو فریز کر کے تین ماہ تک محفوظ رکھا جاسکتا ہے یا اسے خشک کر محفوظ کر لیا جاتا ہے، اور پھر ان محتاج بچوں کی رضاعت کا عمل اس سے پورا کیا جاتا ہے جو کسی وجہ سے اپنی ماں کے دودھ سے محروم ہوتے ہیں۔ نیز جو سب سے بڑا اشکال درپیش ہے وہ یہ ہے کہ اسی ملک بینک سے دودھ پینے والا بچہ اور بچی، اگر بڑے ہو کر آپس میں شادی کر لیں تو کیا ان کی شادی درست ہوگی؟ یعنی ایسا تو نہیں ہوگا کہ ان میں رضاعی حرمت کا رشتہ بن جائے اور وہ آپس میں رضاعی بہن بھائی ہوں؟

دارالافتاء نے اس کا جواب یہ دیا کہ ملک بینک سے دودھ پینا حرمت کے واقع ہونے کا باعث نہیں بنتا اور نہ ہی اس کی وجہ سے ایسے لڑکے لڑکی کی آپس میں شادی حرام ہو سکتی ہے۔ کیونکہ امام ابوحنیفہؒ کا مذہب ہے کہ رضاعت تب تک ثابت نہیں ہوتی جب تک کہ اس کی شروط کامل طور پر نہ پائی جائیں۔

پہلی شرط یہ ہے کہ جو دودھ بچے نے پیا ہے وہ عورت کا ہی دودھ ہو (یعنی کسی جانور، گائے، بھینس، بکری وغیرہ کا نہ ہو)، دوسری شرط یہ ہے کہ وہ دودھ منہ کے راستے پیٹ میں گیا ہو (یعنی حلق میں ٹپکانا یا ناک کے ذریعے پیٹ میں اتارنا معتبر نہیں ہوگا)، تیسری شرط یہ ہے کہ اس دودھ میں پانی، دوا یا بکری وغیرہ کا دودھ نہ ملا یا گیا ہو۔ اسی طرح کسی اور عورت کا دودھ بھی اس میں ملا ہوا نہ ہو اور کھانے کی کوئی جامد چیز بھی اس میں نہ ملائی گئی ہو۔ چنانچہ اگر اس میں ایسی کوئی چیز ملائی گئی ہو اور اسے آگ پر پکایا گیا ہو تو پھر بالاتفاق اس سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ لیکن امام ابوحنیفہؒ کے موقف کے مطابق اگر اس کو آگ پر نہ بھی پکایا گیا ہو تب بھی اس سے حرمت ثابت نہیں ہوتی، خواہ اس کھانے کی چیز کی مقدار کم ہو یا زیادہ، جو اس میں ملائی گئی ہو۔ کیونکہ جب کوئی جامد چیز مائع میں ملائی جاتی ہے تو وہ بھی مائع ہی بن جاتی ہے۔ (۸۸)

۱۰- مجلس الأوروی للافتاء والبحوث (European Council for Fatwa and Research) نے عالم اسلام میں ملک بینک کے قیام اور فروغ کی روک تھام کے متعلق انٹرنیشنل فقہ اکیڈمی جدہ کی طرف سے پیش کردہ قرارداد پر نظر ثانی کی اپیل کی اور قائلین حرمت کے رد میں رسالہ لکھا اور آخر میں لکھا کہ:

اس بارے میں ہمارا نقطہ نگاہ ڈاکٹر یوسف القرظاوی، الشیخ عبداللطیف حمزہ اور الاستاذ مصطفیٰ الزرقا کی رائے کے موافق ہی ہے (یعنی ہم بھی اس کے جوازی ہی کا فتویٰ دیں گے) کیونکہ اس کے فوائد بہت عظیم ہیں اور حیات انسانی کے تحفظ کے لیے ملک بینک کی خدمات بھی قابل تحسین ہیں۔ پھر ایسے مراکز سے بچوں کو دودھ پلانے

سے حرمت کا قوح بھی نہیں ہوتا کیونکہ اس میں نہ تو دودھ پلانے والی عورت کا معلوم ہوتا ہے اور نہ رضاعت کی تعداد کے متعلق کچھ علم ہوتا ہے۔ (۸۹)

### خلاصہ بحث

تفصیلی بحث کے بعد نتیجتاً یہ بات سامنے آتی ہے کہ ملک بینک کے معاملے میں شریعت کا لحاظ رکھا جائے گا اور شرعی لحاظ سے ملک بینک رضاعت کی شرائط پر پورا نہیں اترتا، کیوں کہ عدد رضاعت کی معرفت معدوم ہے، دودھ مختلط ہے، مرضعات نامعلوم ہیں، لہذا ملک بینک سے انتفاع پر رضاعت سے ہونے والی تحریم کے احکام مرتب نہیں ہوں گے اور ملک بینک سے حرمت ثابت نہیں ہوگی۔ واللہ اعلم

### حوالہ جات و حواشی

- (۱) کنعان، احمد محمد، الدكتور، الموسوعة الطبعية الفقهية، دارالاجفائس، بيروت، ۲۰۰۰م، ص ۲۸۷
- (۲) Guidelines for the operation of a Donar Human Milk Bank in south Africa, p:3  
www.hmbasa.org.za/HMbASA% 20guidelines.pdf
- (۳) مجلة مجمع الفقه الاسلامي، منظمة المؤتمر الاسلامي، جده، ۲۶۲/۲-۲۶۳
- (۴) محمد الهواري، الدكتور، بنوك الحليب وعلاقتها باحكام الرضاع، المجلس الاوروبي للافتاء والبحوث، (European Council for Fatwa and Research) ديسمبر ۲۰۰۳م، ص ۳
- (۵) www.hmbasaoorg.za/history.history.html
- (۶) http://www.bbc.co.uk/urdu/india/story/2007/11/071120\_milk\_bank\_awa.shtml
- (۷) www.texasmilkban.org//contant/history.milk.banking
- (۸) بنوك الحيب وعلاقتها باحكام الرضاع، ص ۲۲
- (۹) البقره ۲: ۲۳۳
- (۱۰) البقره ۲: ۲۳۳

- (۱۱) الطلاق ۶:۶۵
- (۱۲) القریشی، اسماعیل بن محمد بن الفضل، الترغیب والترہیب، دارالحديث، القاہرہ ۱۹۹۳م، ۲/۲۲۸
- (13) <http://pakcyber.net/phc.gov.pk/site/primary-health-care-urdu-guidelines/15-maan-ka-dudh.html>
- (14) <http://www.unmultimedia.org/radio/urdu/archives/883/>
- (15) <http://beta.jang.com.pk/JangDetail.aspx?ID=88574>
- (16) <http://www.qalamkarwan.com/2011/07/no-subtitute.of-breast-milk.html>
- (17) <http://dinafree.do.am/forum/13-20-1>
- (18) <http://96.0.221.132/ur/index.php?page=SubPage&MasterPageID=13&ID=11>
- (۱۹) مجلة مجمع الفقه الاسلامی، ۲۶۱/۲
- (20) Marieb, Elaine, Humain Anatomy & Psychology, Loose Leaf, 2012, p:599
- (21) <http://ww.islamtimes.org/vdcd9i05.yt0fz6342y.txt>
- (22) <http://www.express.pk/story/146286/>  
[http://www.bbc.co.uk/urdu/entertainment/2013/06/130629\\_breqstfeeding\\_study\\_nj.shtml](http://www.bbc.co.uk/urdu/entertainment/2013/06/130629_breqstfeeding_study_nj.shtml)
- (۲۳) البقرہ ۲:۲۳۳؛ الطلاق ۶:۶۵
- (۲۴) ابن رشد، محمد بن احمد بن محمد بن احمد، أبو الوليد، القرطبي، بداية المجتهد و نهاية المقتصد، دارلحديث القاہرہ، ۲۰۰۳م، ۳/۱۳۷
- (۲۵) السر خسی، محمد بن أحمد بن أبي سهل، المبسوط، دارالمعرف، بيروت، ۱۹۹۳م، ۱۵/۱۲۵
- (۲۶) الطرابلسی، محمد بن محمد بن عبد الرحمن، شمس الدين، ابو عبد لله، مواهب الجليل في شرح مختصر خليل، دارالفكر، دمشق، ۱۹۹۴م، ۴/۲۶۵
- (۲۷) المبسوط، ۱۵۰/۲۳
- (۲۸) ابن قدامة، ابو محمد عبدالله بن احمد بن محمد، المغنى، مكتبة القاہرہ، ۱۹۶۸م، ۴/۱۹۶
- (۲۹) المبسوط، ۱۵/۱۲۵
- (۳۰) الطلاق: ۶
- (۳۱) سنن ابی داؤد، كتاب البيوع، باب في ثمن الخمر و الميتة، ج: ۳۴۸۸

- (۳۲) الماوردی، ابو الحسن علی بن محمد بن محمد بن حبیب البصری البغدادی، الحاوی الکبیر، دار الکتب العلمیة، بیروت، لبنان، ۱۹۹۹م، ۳۳۳/۵
- (۳۳) مح مد بن محمد بن محمد محمود، العنایة شرح الهدایة، دارالفکر، دمشق، ۲۲۳/۶
- (۳۴) ذین الدین بن ابراہیم بن محمد، البحر الرائق شرح کنزالدقائق، دارالکتب الاسلامی، ۸۷/۶
- (۳۵) بداية المقتصد و نهاية المقتصد، ۱۲۷/۳
- (۳۶) المغنی لابن قدامہ ۱۹۶/۴
- (۳۷) بچے کے حلق میں دودھ پٹکانا
- (۳۸) بذریعہ ناک بچے کے پیٹ میں دودھ پہنچانا
- (۳۹) انجکشن کے ذریعے بچے کے پیٹ میں دودھ پہنچانا
- (۴۰) المبسوط، ۱۳۴/۵
- (۴۱) مالک بن انس بن مالک، المدونہ، دارالکتب العلمیة، بیروت، لبنان، ۱۹۹۴م، ۹۵/۴
- (۴۲) المغنی، ۱۷۳/۸
- (۴۳) سنن ابی داؤد، کتاب النکاح، باب فی رضاعة الکبیر، ج: ۲۰۵۹
- (۴۴) سنن الترمذی، ابواب الرضاع، باب ماجاء ان الرضاعة لاتحرم الا فی الصغر دون الحولین، ج: ۱۱۵۲
- (۴۵) المغنی، ۱۷۳/۸
- (۴۶) النساء: ۴: ۲۳
- (۴۷) الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الشهادات، باب الشهادة علی الانساب والرضاع المستفیض والموت القدیم، ج: ۲۶۴۵
- (۴۸) ابن حزم، ابو محمد علی بن احمد بن سعید، الاندلسی، المحلی، دارالفکر، بیروت، ۱۸۵/۱۰
- (۴۹) الجامع الصحیح للمسم، کتاب الرضاع، باب فی المصمة والمصتین، ج: ۱۱۵۰
- (۵۰) الجرجانی، علی بن محمد بن علی، التعریفات، دارالکتب العلمیة، بیروت، لبنان، ۱۹۸۳م، ۱۱۱/۱؛ معجم مقاییس اللغة، ۴۰۰/۲؛ القاموس الفقہی، دارالفکر، دمشق، ۱۹۸۸م، ۱۳۹/۱
- (۵۱) النجم ۲۸: ۵۳
- (۵۲) مجلة مجمع الفقه الاسلامی، ۲۵۶/۴
- (۵۳) حضرت لیث بن سعدؓ (۹۳ھ-۱۷۵ھ) کبار تاج تابعین میں سے ہیں۔ صحاح ستہ کے تمام مؤلفین نے ان سے روایت کی ہے۔ حافظ ابن حجرؒ کے نزدیک ثقہ، فقیہ اور امام ہیں۔ امام ذہبی کے نزدیک امام مالک کے مثل ہیں۔

(رواة التهذيبين، رقم الترجمة: ٥٦٨٢)

- (٥٤) المحلي، ١٨٥/١٠
- (٥٥) المبسوط، ١٢٠/٥؛ فتاوى عالمگیری (اردو)، مترجم: مولانا سيد امير على، مكتبيه رحمانيه، غزني  
ستريث، اردوبازار، لاهور، ٢٥٥-٢٥٢/٢
- (٥٦) النووي، يحيى بن شرف الدين، ابو زكريا، محي الدين، روضة الطالبين عمدة المفتين، المكتبة  
الاسلامى، بيروت، دمشق، عمان، ١٩٩١م، ٦/٩
- (٥٧) المبسوط، ١٢١-١٢٠/٥
- (٥٨) ايضاً
- (٥٩) الدسوقي، محمد بن احمد بن عرفة، حاشية الدسوقي على الشرح الكبير، دار الفكر، بيروت، لبنان،  
٥٠٣/٢
- (٦٠) روضة الطالبين عمدة المفتين، ٦/٩
- (٦١) المغنى، ١٤٥/٨
- (٦٢) المبسوط، ١٢٠/٥؛ البحر الرائق شرح كنز الدقائق، ٢٢٥/٣؛ روضة الطالبين عمدة المفتين، ٢/٩
- (٦٣) المبسوط، ١٢٠/٥؛ البحر الرائق شرح كنز الدقائق، ٢٢٥/٣
- (٦٤) المبسوط، ١٢١/٥
- (٦٥) يونس: ٣٦:١٠
- (٦٦) البحر الرائق، ٣٣٨/٣
- (٦٧) روضة الطالبين، ٩-٥/٩
- (٦٨) المغنى، ١٤٢/٢
- (٦٩) الشرح الكبير، ٥٠٢/٢
- (٧٠) النجم: ٢٨
- (٧١) الجامع الصحيح للمسم، كتاب الرضاع، باب التحريم بخمس رضاعت، ح: ١١٥٢
- (٧٢) مصطفى احمد الزرقا، شرح القواعد الفقيهيه، دار القلم، دمشق، ١٩٨٩، ٤٩/١
- (٧٣) كشاف القناع - ٢٥٦/٥
- (٧٤) سنن الترمذى، ابواب صفة القيامة والرقائق والورع، باب حديث اعقلها، ح: ٢٥١٨
- (٧٥) الجامع الصحيح للمسلم، كتاب الطلاق، باب اخذ الحلال وترك الشبهات، ح: ١٥٩٩

- (۷۶) الجامع الصحيح للبخارى، كتاب الشهادات، باب اذا شهد شاهد، ج: ۲۶۴۰
- (۷۷) المغنى، ۱۷۲/۸
- (۷۸) الموصلى، عبدالله بن محمود بن مودود، الاختيار لتعليق المختار، مطبعة الحلبي، القاهرة، ۱۹۳۷م،  
۱۲۰/۳
- (۷۹) الزحيلي، محمد مصطفى، القوائد الفقهية وتطبيقا تها فى المذاهب الاربعة، كلية الشريعة و دراسات  
الاسلاميه، جامعة الشارقة، دارالفكر، دمشق، ۲۰۰۶م، ۲۳۰/۱
- (۸۰) شرح القواعد الفقيهيه، ۲۰۵/۱
- (۸۱) وليد بن راشد السعيدان، تلقيح الافهام العلية شرح القواعد لفقيهيه، جامعة الإمام محمد بن سعود  
الإسلامية، الرياض، ۱۱/۳
- (۸۲) السبقي، تاج الدين عبد الوهابين، تقى الدين، الاشباه والنظائر، دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان،  
۱۹۹۱م، ۲۱/۱
- (۸۳) مجلة مجمع الفقه الاسلامى، ۲۹۰/۲
- (۸۴) فتاوى قطاع الافتاء بالكويت، وزارة الأوقاف والشؤون الاسلاميه، ادارة العامة للافتاء والبحوث  
الشرعية، مصر، ۱۹۹۶م، ۱۲۲/۳
- (۸۵) النساء: ۲۳
- (۸۶) الجامع الصحيح للبخارى، كتاب الادب، باب قول النبى صلى الله عليه وسلم: يسروا ولا  
تعسروا، ج: ۶۱۲۶
- (۸۷) الجامع الصحيح للبخارى، كتاب الادب، باب قول النبى صلى الله عليه وسلم: يسروا ولا تعسروا،  
ج: ۶۱۲۳
- (۸۸) جريده الاهرام المصرية، تاريخ: ۱۹۸۳/۰۸/۲۳؛ وتاريخ: ۱۹۸۳/۰۸/۲۹
- (۸۹) بنوك الحليب وعلاقتها باحكام الرضاع، ص: ۲۴

